شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشریت کے آئینے میں

قرآن آسان کورس کی اس مبارک کورس میں آپ سب تشریف لائے اھلاً وسھلاً مرحبا یہ اللہ کی خاص رحمت ہے کہ اس نے ہمیں اپنے قرآن کے ساتھ یہ خاص سلسلہ عطا فرمایا آج انشاءاللہ سورہ کھف کی آخری آیات پڑھنے کی سعادت نصیب ہوگی اور بڑی دیر سے یہ آرزو تھی کہ اللہ سورہ کھف کو سمجھنے کا انداز ہمیں عطا فرمائے ایک سورہ حجرات کے حوالے سے بہت آرزو تھی کہ اللہ اس کا موقع دے ایک سورہ کہف کے حوالے سے بلکہ سورہ حجرات جو ہے وہ پوری ادب رسول پر نازل کی گئی اور سورہ کھف یہ ساری صوفیاء کی محبت پر نازل کی گئی اللہ والوں کے پیار سے یہ سورۃ بھری پڑی ہے تو یہ دونوں آرزوئیں اللہ نے پوری فرمائی ہیں آج انشاءاللہ سورہ کھف کو مکمل کرنے کی سعادت نصیب ہوگی آیئے آپ کے پاس نوٹس موجود ہیں متن قرآن سننے کی سعادت نصیب فرمائیں قرآن پاک کو سننے کی بڑی فضیلت ہے بڑی برکت ہے۔

وَ یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ-قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَیْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا(۳۸) اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَ اٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ
سَبَبًا(۴۸) فَاَتْبَعَ سَبَبًا(۵۸) حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا-قُلْنَا یٰذَا
الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا(۶۸) قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا
نُّكْرًا(۸۷) وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ الْحُسْنٰى- وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا(۸۸) ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا(۹۸)
حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا(۰۹) كَذٰلِكَ-وَ قَدْ اَحَطْنَا بِمَا
لَدَیْهِ خُبْرًا(۱۹) ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا(۲۹) حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا-لَّا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا(۳۹)
قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ
سَدًّا(۴۹) قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًا(۵۹) اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ-حَتّٰۤى اِذَا
سَاوٰى بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا-حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا-قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا(۶۹) فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ
مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا(۷۹) قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ-فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ-وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا(۸۹) وَ
تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَىٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا؟(۹۹) وَّ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَىٕذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ
عَرْضَا(۰۰۱) الَّذِیْنَ كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَ كَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا(۱۰۱) اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْۤا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْۤ اَوْلِیَآءَ-اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا(۲۰۱) قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ
اَعْمَالًا(۳۰۱) اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا(۴۰۱) اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآىٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا(۵۰۱) ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا
كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَ رُسُلِیْ هُزُوًا(۶۰۱) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ

نُزُلًا (۱۰۷) خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا (۱۰۸) قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ
كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (۱۰۹) قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ-فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا
لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا (۱۱۰)

جیسا کہ پچھلے دروس میں سورۃ الکھف کے معاملات آپ کے سامنے ہیں اور بڑی خوبصورت اس میں پہلے غار والوں کا قصہ بیان کیا گیا بڑی تفصیل سے اس کے اوپر ہماری گفتگو ہوئی پھر اس کے بعد غلامان مصطفیٰ ﷺ کی شان بیان ہوئی جو حضور ﷺ کی خدمت میں بیٹھا کرتے تھے آقاؐ کے غریب صحابہ ان کے بارے میں بڑی خوبصورت باتیں بنان فرمائیں اس کے اوپر ہماری گفتگو ہوئی کل حضرت خضرؑ اور حضرت موسیٰؑ کا خوبصورت قصہ آپ کے سامنے رکھا گیا تھا اور یوں تین حصے سورہ کھف کے بیان کرنے کے بعد آج چوتھا حصہ سورہ کھف کا پڑھنے کی سعادت نصیب ہوگی اللہ اس کو سمجھنے کی سعادت دے اور قرآن کے اس پیغام کو عام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے کیوں کہ مقصد صرف پڑھنا نہیں ہے اور اپنے علم کی اور مہارت کی داد وصول کرنا ہے نہ ہی کوئی یہ مقصد ہے یا کہ آپ بہت ہی اچھی تفسیر کرتے ہیں یا جناب بڑا ہی مزہ آتا ہے یہ کوئی مقصد نہیں ہے قرآن پڑھنے کا اور نہ کبھی اس مقصد کے لیے پڑھا جائے اس کو پھیلانے کے لیے پڑھا جائے کس لے لیے بولو اس کو پھیلانے کے لیے پڑھا جائے اس کو آگے بیان کرنے کے لیے پڑھا جائے یہ جو اچھی بات ملی ہے اس کو میں آگے بتا دوں یہ صرف یہیں تک محدود کر لینا اور صرف اسی طرح سن کر چلے جانا یہ زیادتی ہوگی اس طرح نہیں کرنا یہ تکلیف ہے بڑی اور ایسے شخص کو جو نیکی کو سمجھتا ہے ہر برا شخص اور ہر گمراہ شخص اس کی ذمہ داری ہے یہ میں نے کیا کہا کہ ہر برا شخص اب اس کی ذمہ داری ہے اور ہر گمراہ شخص اس کی ذمہ داری ہے کیوں کہ اسے نیکی کی کوئی بات پتہ ہے وہ کیوں نہیں اسے آگے بتاتا وہ کیوں اس گمراہ شخص کو گمراہ رکھتا ہے اور کیوں اس نے کوشش نہیں کی ہم سر توڑ کوشش کر رہے ہیں محنت کر رہے ہیں میسج کر رہے ہیں فون کر رہے ہیں اتنی لائیٹیں چلی ہوئی ہیں ساؤنڈ سسٹم لگے ہوئے ہیں باہر جو ہے وہ دلہن کی طرح سجا ہوا ہے یہ کیا کر رہے ہیں ہم صرف اسی کے لیے کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ قرآن کیا چیز ہے قرآن کے معاملات کیا ہیں اس کے اندر کتنی برکت ہے لہذا محنت کر کے کوشش کر کے ریسرچ کر کے صبح سے شام تک کوشش ہوتی ہے کہ کوئی ایسی بات مل جائے کہ جو کسی گمراہ کو سننے کو مل جائے تو وہ اللہ کا نیک بندہ بننے کی سعادت حاصل کر لے تو لہذا اگر تمہیں کسی بات کا علم ہو گیا ہے تو اب ہر گمراہ شخص تمہای ذمہ داری ہے تمہاری responsibility ہے کہ تم اس تک یہ بات پہنچاؤ لہذا آپ لوگ قرآن کے سٹوڈنٹس ہیں آپ لوگ قرآن کو سمجھ رہے ہیں توفیق اللہ آپ کو دے رہا ہے آپ دوسرے ہفتے میں ہیں یہ چالیس دن ہمارے قرآن کے ساتھ گزرنے والے ہیں تو آپ کا کردار روشن ہونا چاہیے انشاء اللہ آپ کے کردار کی خوبصورتی لوگوں کو دکھائیں کہ آپ قرآن پڑھے ہوئے ہیں اور آپ کے انداز لوگوں کو بتائیں کے آپ قرآن پڑھے ہوئے ہیں لہذا اللہ نے توفیق تو بخش دی ہے آگے اللہ اس کو پھیلانے کی بھی توفیق اللہ آپ کو دے دے انشاء اللہ کہہ دو انشاء اللہ کہو سارے بہت بڑی دعا ہے کیوں کہ بہت سارے لوگ قرآن پڑھتے ہیں پوری امت قرآن پڑھ رہی ہے اور کیا پڑھ رہی ہے قرآن ہی پڑھ رہی ہے ساری لیکن آپ گمراہی دیکھیں آپ جرائم دیکھیں آپ گھروں کے اندر حالات دیکھیں اس وقت دنیا جس مصیبتوں سے گزر رہی ہے وہ آپ کے سامنے ہے پڑھتے سارے ہی قرآن ہیں لہذا اللہ ہمیں صحیح قرآن کے مطلب تک پہنچا دے قرآن کا جو اصل مفہوم ہے اللہ ہمیں وہاں تک لے جائے اور پھر اس کو پھیلانے کی توفیق دے آمین اس کو آگے پھیلانے کی سعافت اللہ ہمیں عطا فرمائے تو یہ بڑی اعلی سورۃ آپ نے پڑھی ہے اور اللہ نے آپ کو توفیق دے دی ہے اس پر بھی اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے آپ کو یہ سعادت دی ہے لیکن اصل یہ اسی کے لیے ہوگی جو اس کو آگے بتائے گا چاہے اس کا کوئی بھی انداز اختیار کرے دوستوں میں بیٹھے عزیزوں میں بیٹھے کئی بیٹھا ہو گفتگو کرے اس کی اپنے خاوند سے کرے اپنی بیوی سے کرے اپنے بچوں سے کرے اپنے ماحول میں اس کا ذکر کرے کہ قرآن کا کتنا خوبصورت رنگ ہے تمہیں پتا ہے قرآن میں اللہ نے کیا کہا ہے اس کو بیان کرے علماء کے اوپر سارا بوجھ ڈال دیا ہے ظالموں نے اور سارے جو ہیں وہ اس سے بری وذمہ ہو گئے ہیں اور ساری قوم جو ہے وہ بری وذمہ ہو کے بیٹھ گئی ہے کہ علماء کریں مولوی صاحب کریں ہم کیا کریں ہم تو جناب بستسلی سے آخری دو منٹ میں جائیں گے اور دو فرض پڑھ کر آ جائیں گے جمعہ کے اس سے زیادہ ہمیں ضرورت کوئی نہیں ہے علماء کر رہے ہیں نہ اپنا کام یہ تو اس دن علم ہوگا جس دن اللہ کی جہنم کی آگ تمہاری گردن تک پہنچے گی کہ تم جو ہو وہ کس قدر غفلت اور سستی کے ساتھ رہے اور اتنی بڑی تعلیم تم تک پہنچائی گئی اور تم نے غافل ہو کر اسے ضائع کر دیا اور آپ سب اس نظریے کو

ساتھ اس کو پڑھیں کہ آپ سب نے اس کو آگے پہنچانا ہے یہ پہلے نیت کرلیں تا کہ اللہ اس کی توفیق دے دے اور پتہ نہیں کتنے لوگ ہیں کتنے سینے ہیں جو آج بھی اندھیرے میں ہیں اور وہ اس نور سے اتنی دور ہیں کہ قابل رحم اور قابل ترس ہوگئی زندگیاں جیلوں میں دیکھوں ہسپتالوں میں دیکھو لوگوں کے حال دیکھو کیا ہو گئے کیوں ان تک یہ تعلیم نہیں گئی ان تک یہ پہنچایا نہیں گیا بے چارے کیا کریں تو میری اور آپ کی ذمہ داری ہے کہ ہم جہاں تک ہو سکے اسے آگے پہنچائیں۔(انشاءاللہ)

ہم نے فیس بک پر چینل کھلے ہوئے ہیں یوٹیوب پر کھولے ہوئے ہیں لہذا کوئی ذریعہ نہیں چھوڑیں ہم کوئی ذریعہ چھوڑا نہ جائے جہاں جہاں تک نیکی کی بات پہنچ سکے کوئی غلطی ہے اس پر معافی مانگ لیں گے آیت آگے پیچھے ہوئی معافی مانگ لیں گے کوئی واقعہ نہ سہی سنایا کیا ہوا معافی مانگ لیں گے بھئی ہم کہہ دیں کہ انسان ہیں غلطی ہوگئی تو اچھی بات پہنچے گی کہ نہیں پہنچے گی بولو اچھی بات تو پہنچے گی لہذا اس کو پھیلاؤ اور آگے بتاؤ اس نور کو آگے پھیلاؤ ورنہ یہ نور آپ نے لے لیا ہے تو اس کی ذمہ داری بہت بڑی ہے بہت بڑی ذمہ داری پھر اس کی پوچھ بھی ہے بھئی ہم نے علم دیا تھا کہاں خرچ کیا تو اللہ آپ سب کو اس کی توفیق دے اور آپ اپنے اپنے لیول پر اس پر کام کریں ان شاءاللہ۔

بادشاہ ذوالقرنین کا قصہ

آج انشاءاللہ سورہ الکھف کی آخری گفتگو میں ذوالقرنین باشاہ کی جو گفتگو ہے وہ آئے گی اور اس میں بڑی خوبصورت باتیں اللہ نے فرمائیں ہیں اصل میں ہوا یہ تھا کہ یہودیوں نے آقا نے یہ سوال کیا کہ آپ اگر اللہ کے رسول ہیں نبی ہیں آپ ہمیں ذوالقرنین کے بارے میں بتائیں کیوں کہ تاریخ کے اندر بڑا ہی اعلی باب تھا اس کا یہ بڑا نیک دل باشاہ تھا اور اس کی بڑی خوبصورت تاریخ ہے یہودیوں کے اندر اس کی بڑی اہمیت تھی اور یہ اپنے علماء سے اس کے ذکر سنا کرتے تھے تو لہذا حضورﷺ سے یہ سوال کیا کہ آپ اگر کہتے ہیں کہ آپ رسول ہیں تو آپ کو پتا ہے کہ ذوالقرنین کون ہے تو دیکھیے پھر اللہ نے سورہ کھف میں کتنا پیارا اس کا جواب دیا۔

اور وہ دریافت کرتے ہیں آپ سے ذوالقرنین کے متعلق اے نبی تجھ سے پوچھتے ہیں ذوالقرنین کون ہیں فرمایے کہ میں ابھی بیان کرتا ہوں تمہارے سامنے اس کا حال مل کر کہو سبحان اللہ ہم ہیں نہ آپ کو بتانے کے لیے ہم ہیں نہ آپ کے لیے خبریں دینے والے ساری خبریں دیں گے کوئی سیکنڈ بھی نہیں ضائع ہوگا ابھی سنو مجھ سے فوراً انہوں نے سوال کیا ادھر وحی آتی رہی اور حضورﷺ جواب دیتے رہے یعنی اس میں یہ نہیں ہوا تھا کہ اللہ نے پورا واقعہ بیان کیا اس کے بعد آپ نے جواب دیا کہا نہیں آپ سنتے جائیں جبرئیل سے اور خود آگے بتاتے جائیں لہذا اسی وقت حضورؐ نے اس کے جواب عطا فرمائے۔

فرمایئے میں ابھی بیان کرتا ہوں تمہارے سامنے اس کا حال کہ یہ کون تھا ہم نے اقتدار بخشا تھا اسے زمین میں اور ہم نے دیا تھا اس کو ہر چیز تک رسائی حاصل کرنے کا سازوسامان بہت بڑی مملکت کا مالک تھا بعض روایات میں زمین کا تیسرا حصہ اس کے قبضے میں تھا بعض روایات میں آدھی زمین تک اس کی حکومت تھی لوگ اسے بعض سکندر بھی کہتے ہیں کہ یہ سکندر ہے لیکن صوفیاء نے اور مفسرین نے اسے رد کیا ہے کہ یہ سکندر نہیں تھا کیوں کہ سکندر جو ہے وہ بت پرست تھا وہ یونان کا بادشاہ تھا اور بت پرست تھا جب کہ یہ جو ہے وہ یونان کا بادشاہ نہیں تھا اس کی مملکت بہت بڑی تھی اس کا اپنا نام یہ تھا پس وہ روانہ ہوا ایک راہ پر ایک سفر اسے درپیش ہوا کہ وہ غروب آفتاب تک پہنچا اس کی عادت تھی کہ یہ علاقے فتح کرتا تھا اور اس کا جو ہے وہ ایک بار ارادہ بن گیا کہ جدھر تک سورج غروب ہوتا ہے وہاں تک میں نے زمیں کو فتح کر دینا ہے اور لہذا یہ نکل پڑا مغرب کی طرف کہ دیکھوں کہ جہاں تک یہ زمیں کا آخری کونہ آئے گا کہ جس کے بعد جو ہے وہ آگے زمیں جو ہے وہ نہ رہے تو میں وہاں تک اپنی فتوحات کو پھیلا دوں تو ایسا ہی ہوا یہ علاقے فتح کرتا ہوا ایک ایسی جگہ پہنچ گیا کہ آگے سمندر تھا اور سمندر جو ہے جب کبھی آپ غروب آفتاب میں دیکھیں تو یوں ہی محسوس ہوتا ہے کہ سورج جو ہے وہ سمندر کے اندر ڈوب رہا ہے ایسا لگتا ہے جی بولیے غروب آفتاب میں جب سمندر سامنے ہو اور سورج غروب ہو رہا ہو اس میں تو یونہ لگتا ہے کہ یہ پانی میں جا رہا ہے تو اللہ اس کی جگہ فرما رہا ہے کہ جب وہ غروب آفتاب کی جگہ پہنچا تو اس نے یوں پایا کہ وہ ڈوب رہا ہے سیاہ کیچڑ کے چشمے میں تو وہ چونکہ گدلہ پانی تھا سمندر کا تو لہذا اس گدلے پانی میں سمندر کے یوں ہی لگ رہا تھا کہ جیسے کیچڑ کے اندر سورج جو ہے وہ جا رہا ہے تو لہذا اس کے بعد زمین ہی ختم ہوئی اس کو بڑی تکلیف ہوئی کہ میری اب فتوحات یہیں رک جائیں گی کیوں کہ آگے جو ہے وہ سمندر کا لامتناہی سلسلہ ہے اس سے آگے اب میری فتح نہیں ہوگی اس نے وہاں ایک قوم کو پایا ایک قوم اسے وہاں ملتی ہے انہوں نے کہا کہ ذوالقرنین تمہیں اختیار ہے خواہ تم انہیں سزا دو خواہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم ان کے بادشاہ ہو جو مرضی کرو ان کے ساتھ ذوالقرنین نے کہا جس نے ظلم کیا ہم ضرور سزا دیں گے اسے اور اسے لوٹا دیا جائے گا اسکے رب کی طرف تو وہ اسے عذاب دے گا بڑا سخت اور جو شخص

ایمان لایا اور اچھے عمل کیے تو اس کے لیا اچھا معاوضہ ہے،ہم اسے حکم دیں گے ایسے کام بجالانے کا جو آسان ہوں گے یعنی یہ کہ وہاں اس نے ایک اچھا نظام قائم کیا اور وہ قوم جو اس کی مفتوح ہوئی اس کو اس نے آزادی دے دی اب اس کا دھیان مشرق کی طرف پڑ گیا اور اس نے کہا کہ جہاں سورج طلوع ہوتا ہے وہاں جاؤں گا میں پہلے کدھر گیا بولو مغرب کی طرف اب کدھر گیا مشرق کی طرف پھر وہ روانہ ہوا ایک دوسرے راستے پر یہاں تک وہ پہنچا طلوع آفتاب کے مقام پر تو اس نے پایا کہ وہ طلوع ہو رہا ہے ایسی قوم پر کہ نہیں بنائی ہم نے ان کے لیے سورج کی گرمی سے بچنے کی آڑ اور ہم نے احاطہ کر رکھا ہے ہر ایک چیز کا جو اس کے پاس تھی اپنے علم سے اب یہ جب وہاں پہنچا تو سورج جو ہے وہ طلوع ہونے کی جگہ اس سے مراس یہ تھی کہ اس میں ایسا پہاڑی سلسلہ تھا کہ اس کے پیچھے سے سورج طلوع ہوتا ہوا نظر آتا ہے اور اس کے بعد آگے جانا ممکن نہیں تھا وہ اتنا بڑا پہاڑی سلسلہ تھا کہ اس پہاڑی سلسلے سے آگے جانا اس کے لیے اس کی فوج کے لیے ممکن نہیں تھا لہذا یہ وہی رکا اور وہاں بھی ایک قوم رہتی تھی ظاہر ہے وہاں بھی لوگ رہتے تھے تو یہ وہاں جب پہنچا تو یہ ایسی قوم تھی کہ ان ک لیے سورج سے کوئی آڑ نہیں تھی یعنی وہ ایسے لوگ تھے کہ وہ بغیر کسی چھت کہ بغیر کسی گھروں کے رہتے تھے وہ درختوں کی نیچے سو جاتے وہ جھاڑیوں کے اندر سو جاتے لہذا انہوں نے کوئی چھت وغیرہ نہیں بنائی ہوئی تھی تو ایسی بھی قوم اس نے وہاں دیکھی۔

میرا اللہ فرماتا ہے کہ پھر وہ روانہ ہوا ایک اور راہ پر یہاں تک کہ جب وہ پہنچا دو پہاڑوں کے درمیان تو پایا اس نے ان پہاڑوں کے پیچھے ایک قوم کو جو نہیں سمجھ سکتے تھے اس کی زبان کہا یہ عجیب قوم تھی ایک دفعہ پھر یہ نکل گیا سینٹر میں کہیں نکل گیا مطلب مغرب کی طرف سارا علاقہ فتح کیا پھر بولو مشرق کی طرف فتح کیا پھر یہ ایک اور راہ پر نکلا اور وہاں دو پہاڑوں کے درمیان اسنے قوم کو پالیا جو اس بات سمجھ نہیں سکتی تھی اس کی اپنی کوئی زبان تھی انہوں نے کہا اے ذوالقرنین یہ یاجوج اور ماجوج نے بڑا افساد برپا کر رکھا ہے اس علاقے میں تو آپ ہم سے کچھ پیس لے لیں تا کہ بنا دیں ہمارے درمیان اور ان کے درمیان ایک بلند دیوار یہ بڑا تنگ کرتے ہیں اصل میں یہ وحشی قبائل تھے یہ منگولیا جہاں آج منگولیا آباد ہے یہ کم وبیش وہ علاقہ ہے اس کے بارے میں مفسرین کا یہ کہنا ہے کہ یہ وہ علاقہ تھا اور یہ وحشی قبائل تھے جو مختلف قبیلوں کے اوپر حملہ آور ہوتے اور لوٹ لیا کرتے تھے اور بڑا ہی سخت خون ریزی کرتے تھے اسی سے بچنے کے لیے ایک دیوار چین بنائی گئی اور یہ دیوار چین جو ہے اسی لیے تعمیر کیا گیا کہ یہ وحشی قبائل جو ہیں جب چاہے آجاتے اور لوگوں کو جو ہے تخت وتاراج کر دیتے اور اس کے بعد اس نے بھی ایک دیوار تعمیر کر دی اور بولا وہ دولت جس پر مجھے میرے رب نے اختیار دیا وہ بہتر ہے بس تم میری مدد کرو جسمانی مشقت سے کہا کہ مجھے تمہاری کسی شے کی ضرورت نہیں ہے تم زرا میرے ساتھ محنت کرو مشقت کرو میں تمہاری دیوار جو ہے وہ بنا دیتا ہوں میں بنا دوں گا تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط آڑ تم لے آؤ میرے پاس لوہے کی چادریں چناچہ کام شروع ہو گیا یہاں تک کہ جب ہموار کر دیا گیا وہ خلا جو دو پہاڑوں کے درمیان تھا اس نے حکم دیا دھونکو یہاں تک کہ جب وہ لوہا آگ بنا دیا گیا تو اس نے کہا لے آؤ میرے پاس پگھلا ہوا تانبا تا کہ میں اسے پگھلے ہوئے لوہے پر انڈیل دوں سو یاجوج ماجوج بڑی کوشش کے بعد اسے سر نہ کر سکے اور نہ ہی اس میں سوراخ کر سکے ذوالقرنین نے کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے کہ اسنے مجھے یہ توفیق بخشی ہے اور جب آجائے گا میرے رب کا وعدہ تو وہ اسے ریزہ ریزہ کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ ہمیشہ سچا ہوا کرتا ہے اور ہم واگزار کر دیں گے بعض کو اس دن کہ وہ تند موجوں کی طرح اس میں گھس جائیں گے تو لہذا یہاں تک یہ واقعہ اللہ نے بیان کر دیا کہ یاجوج ماجوج کے جو قبائل تھے یہ اصل میں ان قبائل کا نام ہے ایک تو یہ ون قبائل کا یہاں پر ذکر کیا گیا کہ وحشی لوگ تھے ان سے حفاظت کے لیے دیوار بنا دی گئی

دوسرا وہ قوم بھی ہے جسے اللہ قیامت سے پہلے نکالے گا اور وہ قوم جو ہے وہ آج بھی اس دیوار کے پیچھے ہمارے عقیدے کے مطابق آج بھی جو ہے وہ قید ہے اور جب اللہ چاہے گا اسے ظاہر کر دیا جائے گا قیامت کے نزدیک اس سے وہ قوم بھی مراد ہے۔

تو یہ واقعہ سارا حضورؐ کی غیب کی خبروں میں سے تھا جو یہود کو سنایا گیا اب اس پر یہ لوگ حیران رہ گئے حیران ہو گیئے کہ اتنی تفصیل سے تو ہمارے آباء نے نہیں ہمیں سنایا تھا جو یہ تینوں باتیں ذوالقرنین کی حضورﷺ نے بیان کر دیں اب اللہ آگے فرما رہا ہے کہ ہم اس دن واگزار کر دیں گے بعض کو اس دن کے وہ تند موجوں کی طرح دوسروں میں گھس جائیں گے جب ہماری مرضی ہو گی ہم وہ دیوار ہٹا دیں گے اور وہ دیوار کے پیچھے جتنی بھی وہ وحشی قوم ہے وہ اس طرح تند موج کی طرح آئے گی جس طرح بہت تیز لہر جو آتی ہے سمندر کی تو وہ کوئی شے نہیں چھوڑتی رستے میں ہر شے کو وہ اڑاتی چلی جاتی ہے کہا اس طرح جب وہ بدبخت قوم نکلے گی تو وہ تند موجوں کی طرز مین کو خشو خشاء کی طرح بہا لے جائے گی اور صور پھوکا جائے گا اور ہم سب کو اکٹھا کر دیا جائے گا ہم ظاہر کر دیں گے جہنم کو اس دن کفار کے لیے بلکل عیاں وہ کافر تھے جن کی آنکھوں پر پردے پڑے تھے میری یاد سے اور جو کلمہ حق بھی نہیں سن سکتے تھے کیا گمان کرتے ہیں کہ وہ کافر بنا لیں گے میرے بندوں کو میرے بغیر اپنا حمایتی یہ ناممکن ہے بے شک ہم نے جہنم کو کافروں کی رہائش کے لیے رکھا ہوا ہے استغفراللہ کہو تو یہ ساری باتیں واضح کر دی گئیں کہ اس دن ہم یہ کھول دیں گے ہر چیز اور کفار دیکھیں گے جہنم کو اور ہم نے ان کی رہائش کے لیے پورا بندوبست کیا ہوا ہے۔

اعمال کے لحاظ سے گھاٹے میں کون لوگ ہیں؟

اب جب یہ ساری باتیں کردیں تو اب یہاں سے آخری کلمات ہیں سورہ کھف کے یعنی اتنی خوبصورت گفتگو اس سے پہلے کی غار والوں کا قصہ سنایا پھر حضورؐ کی محبت کے چند معاملات سامنے رکھے گئے صحابہ کرامؓ کی فضیلت بیان ہوئی علماء کا پیار ڈالا گیا صوفیاء کی محبتوں کا ذکر ہوا اور پھر جو ہے وہ موسیٰؑ اور خضرؑ کی بات بڑی خوب صورتی سے بیان کر دی اب یہ ساری باتیں ہو گئیں حضرت خضرؑ کا ذوالقرنین کی باتیں کر کے کہ میرے نبی ﷺ کو میں نے غیب کا علم بھی دے دیا اب اتنی ساری گفتگو کر دی جب تو اب اللہ پوری سورۃ کو conclude کر رہا ہے اور آخری کلمات جو ہیں وہ بیان کیے جا رہے ہیں۔

کہ آپ فرمائے اے لوگوں کیا ہم تمہیں بتائیں ان لوگوں پر ان لوگوں کے بارے میں تمہیں بتائیں جو اعمال کے لحاظ سے گھاٹے میں ہیں کیا اب خبر دیں ہم تمہیں ان ساری گفتگوؤں کے بعد ان لوگوں کی باتیں سن ائے تمہیں جن کا اعمال کا معاملہ گھاٹے والا ہے بے شک کتنے ہی وہ عمل کر لیں کتنی ہی بڑی عبادتوں کے ڈھیر لے آئیں وہ میرے پاس پس وہ گھاٹے میں ہے کون؟

یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری زندگی کی جدوجہد دنیادی زندگی میں کھو کر رہ گئی جن کی زندگی صرف اسی لیے گزر رہی ہے کہ وہ دنیا کے مزے اٹھائیں وہ دنیا کے محلات تعمیر کریں وہ دنیا کے بنگلوں اور کوٹھیوں میں رہنے کی آرزوئیں کریں وہ اچھے اچھے عہدے کی طلب میں رہیں بس وہ اسی میں لگے ہوئے ہیں قرآن میں ان کا ذکر گھاٹے والوں کے حوالے سے کیا جا رہا ہے یہ صورت گھاٹے میں رہیں گے اور وہ خیال کریں گے کہ وہ بہت ہی عمدہ کام کر رہے ہیں کہ بری اچھی زندگی ہے بظاہر چم چم کرتی لائف ہے خوبصورت ان کے معاملات تم دیکھو گے تو حیران رہ جاؤ گے ایک عام شخص جب ان کو دیکھے گا تو کہے گا کہ میرے حج عمرے کیا ہیں اصل زندگی تو یہ گزار رہا ہے نیری زندگی تو آج تک کچھ بھی نہیں حاصل کر سکا میں تو بلکل فارغ آدمی ہوں یہ دیکھو کتنی اچھی زندگی گزار رہا ہے تو لوگ بھی دھوکہ کھا جاتے ہیں اور وہ بھی خود کو یہ کہتے ہیں کہ وہ بہت ہی عمدہ زندگی گزار رہے ہیں بڑی عمدہ زندگی استغفر اللہ کہہ دو یہ دنیا کی چمک دمک جو ہے یہ دنیا کے معاملات یہ انسان کا کچھ نہیں چھوڑتے اور آپ دیکھ لیں کے یہ جتنے بھی دنیا کے معاملات میں پھنسے ہوئے لوگ ہیں نماز یں ض ئع کرنا دروس قرآن ضائع کرنا اللہ والوں کی مجالس ضائع کرنا اور جتنی بھی یہ دنیا کی تکلیف برداشت کر رہے ہیں اللہ کہہ رہا ہے کہ یہ سب ضائع ہو جانے والی ہے اس کے عوض یہ کتنا بڑا سودہ کر رہے ہیں کیا کہا کہ یہ وہ بدنصیب ہیں **اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ** جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا ہوا ہے **وَ لِقَآىِٕهٖ** اور اس کی ملاقات کا بھی انکار کرتے ہیں **فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا** ہم نے ضائع کر دیے ان کے اعمال ہم تو ان کے اعمال کے لیے قیامت کے دن ترازو بھی نصب نہیں کریں گے اوبھئی وزن کے لیے ترازو تو لگے گا نہ بولو اللہ فرما رہا ہے کہ اس کے لیے کوئی ترازو نہیں لگاؤں گا اتنا تردد بھی نہیں کروں گا حاجی صاحب آپ سوچ کر کیے آئے ہیں دنیا کے کتے تھے آپ آپ نے دنیا کے لیے جتنا وقت دیا ہے میرے لیے بہت تھوڑا دیا ہے اور میرے معاملات کے لیے آپ کی کوئی توجہ نہیں تھی لہذا یہ سارے اعمال اپنے پاس رکھیے ہم تو ترازو بھی نہیں نصب کرنے والے آپ کے لیے اتنی بھی ہم اپنے فرشتوں کو زحمت نہیں دیں گے لہذا یہ دنیا اور یہ دنیا کی لذتیں جس جس نے بھی اس کی طرف قدم بڑھایا ہے وہ مارا گیا ہے کسی کامل پیر کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ وہ تمہیں دنیا سے دور کر دیتا ہے اس کے مرید کیے لیے سب سے بڑی جو نفرت ہوتی ہے وہ دنیا ہوتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے شیخ نے اگر تمہیں یہ دے دیا ہے تو مبارک ہو تمہیں تمہیں فیض مل گیا کہ تمہارے دل میں دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو گئی تمہارے دل میں دنیا سے دوری کا ایک معاملہ پیدا ہوا کہ یار یہ کیا ہے یہ سوچ بھی آ گئی تو بہت بڑی سعادت ہے کہ یہ کیا ہے یہ میں کیا کر رہا ہوں یہ سارا کیا ہے کیا فلمیں یہ کیا سارا سارا دن گراؤنڈ میں بیٹھے رہنا اور وقت جائع کیا کر کیا رہا ہوں میں جونہی یہ سوچ آئی اسے ہی فیض کہتے ہیں یہی فیض ہے کہ تمہارے دل میں اتنی سوچ اس نے develop کر دی ہے کہ یہ سب فضول ہے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کی لیے جنت ہے۔

مومن تو یہاں قید کی طرح رہتا ہے اس کے لیے یہ دنیا کے مزے کچھ نہیں وہ دنیا کے لیے کبھی نہیں اس طرح پھرے گا وہ قید خانے کی طرح جس طرح قید خانہ ہوتا ہے آپ کسی کو جیل

میں دیکھیں وہ کس طرح رہتا ہے تھوڑی سی روٹی کھائے گا نارمل سا بستر اور چند لوگوں سے ملے گا کیوں کہ وہ قید خانے میں ہے وہ اس طرح بڑی مصروفیات میں نہیں جاتا اور اگر مصروفیات اگر ہوتی ہیں تو وہ دین کے لیے ہوتی ہیں وہ دین کے لیے کوشش کرتا ہے لہذا یہ پہلی علامت **یہ پہلی علامت ہے اللہ کے قرب کی کہ دنیا سے وقت کم ہو کہ اور دین کی طرف لگنا شروع ہو جاتا ہے** دین کے معاملات اس کے لیے آسان ہو جاتے ہیں یہ پہلی علامت ہے (اللہ)

صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں

کہ جب آ قاؐ سے گزر رہے تھے ایک جگہ سے اور ایک مردہ بکری کو دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے صحابہ تم ہے کوئی جو اس مردہ بکری کو خریدے اس کو خریدے گا مجھ سے تو فرمایا حضور یہ آپ کیا بات کرر ہے ہیں ضرور خریدتے آپ سے لیکن یہ مردہ بکری ہے کہا اس کا کیا فائدہ ہوگا کہا کوئی خرید لے کہا نہیں حضورﷺ اس کو کوئی نہیں خریدے گا فرمایا کہ جس طرح تم اس مردہ بکری کو خریدنے سے انکار کرر ہے ہو اللہ کی نظر میں یہ دنیا اس مردہ بکری سے بھی بری ہے اس سے بھی زیادہ اللہ اس سے نفرت کرتا ہے۔

آ قا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

فرمایا دینا کی ہر شے غضب والی ہے مبغوض ہے غضب شدہ ہے سوائے اللہ کہ اور اس کے ذکر کے اور علماء کے اور ان کے شاگردوں کے یہ چار چیزیں ہیں آ قاؐ نے فرمایا اسکو نکال دو اللہ کا ذکر جو ہے اور اس کے ساتھ جو اس کی چیزیں ہیں اس کو اور علماء کے اور ان کے شاگردوں کے علاوہ باقی ساری دنیا غضب والی ہے (اللہ) تو جو اس کے پیچھے بھاگا سوائے ذلت کے کچھ نہیں پایا اس نے اس لیے اپنا نداد یکھ لیا کرو اپنے دل کے اندر جھانک لیا کرو۔

آ قا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

کہ اللہ نے اس دل کو جب بنایا اللہ نے اس دل کو جب بنایا تو اس کے اندر دو محبتیں اکھٹی نہیں رہ سکتیں دو محبتیں اکھٹی نہیں رہیں گی یا دنیا کی یا اللہ کی اایک ہی ہوگی یا دنیا کی یا اللہ کی تم اپنا اندازہ کر لو اب کہ کس کی ہے۔

تو دینا کی محبتیں اس نے دنیا کو اتنا ذلیل کر دیا اور اس قدر لوگ آپ دیکھ لیں کسی جگہ نماز کے لیے کہہ دیں تو وہ جناب پہ ذرا مصروف رہا درس پہ نہیں آیا او جناب فارغ ہی نہیں جناب آپ جناب بیٹھیں نہ ذرا گفتگو ہو اللہ کے لیے وہ ہو جائے گی کوئی نہیں جناب ہر بندے کے پاس اپنا بہانہ عورتوں کے پاس اپنے بہانے مردوں کے پاس اپنے اصل میں پیچھے ایک ہی مسئلہ ہے دنیا کا پیار دنیا کے لیے عشق اور محبت اتنا بیٹھ چکا ہے کہ وہ اللہ سے بڑا نہیں ہے لہذا اللہ کی بارگاہ کی وقعت نہ رہی (اللہ اکبر) ارشاد فرمایا یوں نہ کرنا آ قاؐ کی حدیث سماعت کیجیے میری نبیﷺ نے بہت خوبصورت بات ارشاد فرمائی۔

آ قا علیہ السلام کی تین چیزوں پر قسم

آ قا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اے میرے صحابہؓ تین چیزیں تین چیزوں پہ میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اسے کرے گا تو میں محمد عربی جو ہے وعدہ کرتا ہوں کہ میں قسم اٹھاتا ہوں تین باتوں پر تین باتوں پر میری قسم لے لو اگر تم وہ کرو گے تو میری قسم تمہارے ساتھ ہوگی۔

پہلی بات

مال صدقے کی وجہ سے کبھی کم نہیں ہوگا

ارشاد فرمایا

کہ بندے کا مال صدقے کی وجہ سے کبھی کم نہیں ہوگا کیا کہا بو لیے کبھی کم نہیں ہوگا اگر تم اپنے مال کو صدقہ کرتے ہو کسی بھی اچھے کام میں خرچ کرتے ہو نیکی کے کام میں خرچ کرتے ہو اللہ اور رسول کے معاملات میں خرچ کرتے ہو تو میری قسم لے لو تمہارا مال کبھی کم نہیں ہوگا کبھی کم نہیں ہوگا کیوں کہا پہلی بات کیوں کہ میری امت کا فتنہ مال ہے اسی مال نے لوگو

ں کو قتل پہ مجبور کیا جھوٹ پہ مجبور پہ کر دیا بد دیانتی پہ مجبور کیا اسی مال نے لوگوں کی سوچیں بگاڑ دیں لوگوں کے ذہن خراب کر دیے تو فرمایا نہیں اے میرے صحابہ اس مال کو خرچ کر دو اور مجھ سے قسم لے لو کہ ہم کم نہیں ہونے دیں گے اس کے پیچھے لوجک یہ تھی کہ مال کا پیار نکلے ان کے دلوں سے یہ جو ہر وقت پیسہ پیسہ کرتے ہو تو اس کے لیے سورۃ ماعون ہم پڑھیں گے رونگٹیں کھڑے کر دے گی کہ اللہ نے پیسے والوں کا جو حشر کیا ہے نا اس میں کہ تم پیسے کما کما کہ لے کر کہاں جا رہے ہو تو کہا یہ پہلی بات میرے صحابہ مجھ سے قسم لے لو خرچ کر دیا کرو کم نہیں ہوگا ہم نے یہی دیکھا ہے کہ جو لوگ مال کی محبت سے بچے ہوئے ہی دین انہی کے پاس ہے اور جو مال کی طلب میں ہیں نہ دکان داریاں ختم ہو رہی ہیں نہ جا بز ختم ہو رہی ہیں کچھ بھی ختم نہیں ہو رہا بلکہ رسول خدا بھی گیا اللہ بھی گیا اور جس دکان کو پوجتے رہے اس دکان سے بھی کچھ نہ ملا ہم نے یہی دیکھا اور جو دیتا رہا اللہ نے اس کو برکت دے دی کہا اسے قسم ہے میری تمہارا مال کم نہیں ہوگا ان شاء اللہ کہہ دو۔

دوسری بات

کسی امتی پر ظلم ہو اور وہ اس پر صبر کرے اللہ اس کی عزت بڑھائے گا

پھر ارشاد فرمایا کہ میں قسم اٹھاتا ہوں کہ جب بھی میرے کسی بندے کسی امتی پر ظلم ہو اور وہ اس پر صبر کرے اور کوئی انتقام نہ لے اس سے صبر کرے جو بھی اس سے زیادتی کر گیا صبر کر جائے تو فرمایا اللہ اس کی عزت کو بڑھا دے گا یہ میری قسم ہے اس کے ساتھ یہ میرا وعدہ ہے اللہ اس کی عزت بڑھائے گا اگر وہ انتقام نہ لے اگر وہ خاموش ہو جائے چپ ہو جائے بدلے میں گالیاں نہ دے بلکہ اللہ اسے توفیق کا معاملہ دے دے بہت بڑی بات ہے فرمایا کہ ہم اسے ضرور عزت دیں گے

تیسری بات

کوئی بندہ مخلوق سے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ اس پر غریبی کا دروازہ کھول دیتا ہے

جب کوئی بندہ مخلوق سے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ اس پر غریبی کا دروازہ کھول دیتا ہے اس پر بھی میری قسم لے لو مخلوق سے مانگنے والے اور جنہوں نے ہر وقت مخلوق سے تعلق بنایا ہوا ہے کہ یہ بندہ میری ضرورت پوری کرے گا فلاں پوری کرے گا اور اس کے پاس جا جا کہ ان کے در پر جا جا کہ کہا نہیں نہیں تمہیں میرا در مل جانا چاہیے میرے در پر جاؤ جہاں عزت ہی عزت ہے برکت ہی برکت ہے اور اگر کوئی مخلوق سے مانگے گا تو میرا نبی ﷺ فرما رہا ہے کہ غریبی سے بچ نہیں پاؤ گے اب **تم فقیر بنو مخلوق کے پاس نہیں رب کے پاس جاؤ** تو یہ دنیا کی محبتیں اللہ ان سے محفوظ فرمائے آمین کہہ دو میرے بھی علم میں بہت سارے لوگ ہیں میرے حضرت کے ساتھ آج تک ہم اسی بات کو دیکھتے رہتے ہیں آج تک اسی بات کر مارتے رہتے ہیں کہ کون جب ہمارے پاس دعا لے کر آتا ہے تو اس سے بو آتی ہے دنیا کی اس دعا سے بو اٹھتی ہے دنیا کی وہ دنیا کی محبتیں لینے آ گیا ہے ہمارے پاس مطلم ہم لوگ دنیا سے دور کرنے والے ہیں شیخ کی پہلی ڈیوٹی حضرت کی پہلی ڈیوٹی مرشد کی پہلی ڈیوٹی دنیا سے دور کرنا ہے اور وہ مانگنے ہی دنیا آ گیا لوسن لو بات وہ مانگنے ہی یہ آ گیا ہے تو بتاؤ کیا کریں تکلیف ہوگی کہ اس کو سمجھایا بھی تھا کہ بیٹے ان چیزوں کے لیے کبھی پریشان نہ ہونا کہ اللہ نے جو رزق تمہارے حصے میں لکھا ہے وہ مل کر رہے گا وہ ہر صورت میں اللہ ضرور دے دے گا (اللہ)

رزق کو نہ تلاش کرو رزق والے کو تلاش کرو جب رزق والا تیرا ہو گیا تو رزق خود ہی تیرا ہے اس بات کو نہیں سمجھتے اور لور لور پھرتے رہتے ہیں زبان لٹکی رہتی ہے ان کی خدا کی قسم بارہ بارہ گھنٹے کام کریں گے لیکن آدھا گھنٹہ نیکی کے لیے نکالنا ایسا لگے گا کہ موت آ گئی ہے ان کو مطلب اتنی اتنی تکلیف سے سارا سارا دن پسینہ بہائیں گے اور کہیں گے کہ رزق حلال کما رہے ہیں بھئی رزق حلال وہ بھی کما رہے ہیں جو تمہیں بلا رہے ہیں وہ بھی رزق حلال ہی کما رہے ہیں اور تمہیں بلا رہیں ہیں کہ بیٹا اتنا نہیں اتنی محنت کرو جتنا یہاں رہنا ہے اور اتنی محنت اس کے لیے کرو جتنا وہاں رہنا ہے نہیں سمجھ آئی جتنا یہاں رہنا ہے اتنی محنت کرو نہ اور جتنا وہاں رہنا ہے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

سنو صحابہ دنیا اور آخرت کی مثال یوں ہے کہ تم اپنی انگلی کو بعض روایات میں سوئی کو کسی سمندر میں ڈبو پھر اسے نکالو تو جتنا پانی اس سوئی کی نوک کے اوپر ٹھہر گیا ہے وہ دنیا ہے اور وہ جو سامنے آنکھوں کے بے انتہاء ہزاروں میل لمبا سمندر ہے وہ آخرت ہے۔

اب تم بتاؤ محنت کس کے لیے کرنی ہے یہ سوچ develop ہو گی تو کام ہو گا کہ جس نے ہزاروں کروڑوں سالوں کی زندگی کو ضائع کر دیا چند سالوں کی زندگی کے لیے وہ بیوقوف جا ہل احمق اجٹ کیا کہا جائے اس کو لہذا اللہ والوں کے نزدیک یہ لفظ ہی کوئی نہیں قرآن نے تو اس سے بھی آگے کی بات کی

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے

(سورۃ الاعراف آیت نمبر 180)

اُولٰٓئِکَ کَالاَنعَامِ بَل ھُم اَضَلُّ اُولٰٓئِکَ کَالاَنعَام

اے نبی ﷺ یہ جانور ہیں بل ھم اضل بلکہ اس سے بھی بدتر ہیں۔

قرآن نے اس سے بھی آگے کی بات کی انسانوں کی صف سے ہی نکال دیا اتنی بات سمجھ میں نہیں آتی جہاں کروڑوں سال رہنا ہے اس کی تیاری کرنی تھی اس کے لیے محنت کرنی تھی اس کے لیے کوشش کرنی تھی راستے ڈھونڈنے تھے وہاں تم نے کوشش نہیں کی اور چند سال ستر اسی نوے کتنے سال بتاؤ بلکہ نہیں لمبی بات ہو جائے گی آپ اگر پوری تفصیل سے نکالیں تو آج کل جو لائف ہے ساٹھ ستر جو آج کل average life ہے پاکستان میں اور آپ بڑی تفصیل سے پھر analysis کریں تو صرف صرف دس سال بچتے ہیں انسان کے پاس جو جوانی کے سال ہیں چالیس سے اوپر آپ گئے آپ گئے آپ آپ کو اسی وقت بیماری نے جکڑ لیا اس سے پیچھے یہ صرف دس سال مطلب دس ضرب کروڑ یہ کوئی مقابلہ بنتا ہے اس کے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں دس ضرب عرب دس ضرب دس کھرب دس ضرب کروڑ کھرب کوئی اندازہ ہے جو جنت میں زندگی گزرنے والی ہے بے انتہا سال ہیں اور تم دس سال نہیں صبر کر سکے اتنی لائف ہے نہ بولو بھائی چالیس سال کے بعد آپ ختم ہو جاتے ہیں کسی کو ہیپا ٹائٹس ہو گیا کسی کو ہارٹ اٹیک ہو گیا گھٹنے درد ہو گئے کسی کی کمر ٹیڑھی ہو گئی ہے کسی کو جو ہے وہ جگر کو مرض ہو گیا ہے کسی کو پیٹ کا مرض ہو گیا ہے کسی کا دماغ آگے پیچھے ہو گیا چالیس تک ہیں بس اس قدر چھوٹی زندگی ہے اور اسکے لیے بدبخت اتنا بڑا سودہ کیا تو نے تو بزرگ سمجھدار ہوئے کہ نہ ہوئے بولو جو تمہیں نیکیوں پر بلاتے تھے وہ سمجھدار لوگ تھے کہتے یار آ جاؤ آ جاؤ اپنا وقت دے دو یہ وقت بھی نکل جانا ہے بس اسکے بعد تیرا وقت نہیں رہنا ختم ہو جاؤ گے تمہاری زندی بڑھاپے کی نظر ہونے والی ہے ایک جھٹکا لگنا ہے بس اور اس کے بعد تو ہو گا تیرا بستر ہو گا اور دوائیاں ہوں گی بس اور لوگ فون پر کریں گے عیادت پاس جائیں گے تو بو آئے گی قریب آنے کی زحمت نہیں کریں گے ہسپتال بھی دو منٹ منہ دکھانے آجائیں گے اور پھر جنازے پر آ کر کہہ دیں گے کہ بڑا افسوس ہوا ہے جی یہ تیری کہانی ہے اور وہی قبر ہے جو امیر کی بھی ہوا اور امیر کی بھی ہے وہی مٹی کی قبر ہے لہذا آتے ہو دنیا لینے کے لیے تو ہم دنیا دینے کے لیے تھوڑے بیٹھے ہوئے ہیں۔

تو یہ ایسا بدبخت ہے کہ ہم فرشتوں کو اتنی بھی زحمت نہیں دیں گے کہ وہ تراز و نصب کریں اس کے لیے سارے اعمال ضائع کر دیں گے یہ ہے ان کی جزا جہنم اس وجہ سے کے انہوں نے کفر کیا میری آیتوں کا اور میرے رسولوں کا مذاق بنایا آپ مزاق سمجھتے ہو مولوی دن رات کام کرتے ہیں انہیں اور کوئی کام ہی نہیں ان کے سپیکر بند کر دو درس بند کر دو ان کی زبانیں بند کر دو ان کو جہنم میں ڈال دو یہ ہمیں نیکی کی تعلیم دیتے ہیں او کیوں ہمیں تنگ کرتے ہو مذاق بنا دیا تو کہا یہ سارے مذاق اڑانے والے ان کی جزا ہم دیکھیں گے اس دن کہ ہم کیا دینے والے ہیں اور وہ جہنم ہو گا اور آگے پھر معاملہ بدل دیا یقیناً جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے رہے تو فردوس کے باغات ان کی رہائش گاہ بن جائیں گے وہ رہائش گاہ residence ہے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

کہ اللہ تعالی اپنے نیک بندے کو مرنے نہیں دے گا جب تک جنت میں اس کو اس کا مقام نہ دکھا دے وہ خواب میں آنکھوں سے دیکھ کر جائے گا کہ جنت میں یہ میرا مقام ہے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اور اسی طرح ارشاد فرمایا کہ کوئی برا شخص اس وقت مرنے نہیں دے گا جب تک اس کی ساری برائیاں اللہ لوگوں کے سامنے نہ لے آئے۔

جو چھپی ہوئیں تھی اس سے پہلے اس کو موت نہیں آئے گی جب تک ساری اس کی برائیاں لوگوں کے سامنے نہ آ جائیں ابھی دیکھیں نہ چھپے ہوئے تھے سارے کبھی پانامہ آ رہا ہے کبھی کوئی آ رہا ہے کبھی کوئی کیس آ رہا ہے وہ سب نکل رہا ہے باہر جو ظالموں میں چھپا چھپا کہ لاکھوں کی کروڑوں کی تو جوریاں چھپائی ہوئیں تھی وہ ایک ایک پیسہ باہر نکل رہا ہے وہ نکلے گا

جوبھی کرے گا چاہے کوئی بھی نام اس کا کوئی بھی رکھ لو نام اس کا کوئی بھی ہو جائے یہ کوئی ہم نواز شریف کو تنقید نہیں کر رہے کوئی بھی ہو جو بھی اس کو چھپائے گا قیامت سے پہلے اللہ اس کو نگاہ میں لے آئے گا تو اسے طرح اللہ والا جب دنیا سے جائے گا تو اللہ اس کی نیکی کو بھی سامنے لے آئے گا دنیا جانے گی کہ یہ کون تھا کسی کو پتہ ہی نہیں ہوگا لیکن جموت آئے گی تو پوری دنیا جان جائیگی کہ اوہ ہوا تنا بڑا عالم پتہ ہی نہیں چلا ہمیں اسی طرح فرمایا کہ جب مرنے لگے گا تو اللہ اسے جنت کا محل ضرور دکھائے گا۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ اس میں رہیں گے **لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلً** اور ہم نہیں چاہیں گے کہ وہ اس جگہ کو بدل لیں مل کر کہو سبحان اللہ کہا نہیں ہم اس جگہ کو بدلنے نہیں دیں گے فردوس میں رکھیں گے انہیں اور فردوس سب سے اعلی جنت ہے جہاں آقا کی رہائش ہوگی حضور ﷺ وہاں رہیں گے کہا ہم انہیں بھی وہاں رکھیں گے تو آگے کیسی خوبصورت بات زرا دلوں کو سنبھال لو اے حبیب ﷺ آپ ﷺ فرما دیجیے کہ اگر ہو جائے سمندر روشنائی اپنے رب کے کلمات لکھنے کے لیے ختم ہو جائے گا سمندر اس سے پہلے کہ ختم ہوں میرے رب کے کلمات اور اگر ہم لیں آئیں اتنی اور روشنی اس کی مدد دہو تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہیں ہوں گے اے نبی ﷺ تو سارا دن لکھتا رہا تیرا صحابہؓ لکھتے رہیں یہ امت لکھتی رہی تیرے رب کی باتیں ختم نہیں ہوں گی اے نبی ﷺ ہم نے دل نشیں کلام تمہیں دیا ہے یہ بڑا مختصر دیا ہے اس کو بڑا اچھا چھپا کہ دیا ہے تو اب اسے خود کھولتا جا یہ تیری مرضی ہے لیکن اگر میں بیان کروں تو کوئی بھی اسکو مکمل نہ کر سکے (سبحان اللہ)

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُم

اے نبی ﷺ آپ فرما دیجیے کہ اے پیکر رعنائی وزیبائی کہ میں بشر ہی ہوں تمہاری طرح لیکن میری طرف وحی کی جاتی ہے اور تمہارا خدا صرف اللہ تو وحدلاشریک ہے اے نبی ﷺ آپ زرا یہ کہہ دیں ان کو آخر میں کتنی خوبصورت باتیں جو میں بیان کر دیں ہیں میں نے تمہیں غار والوں کا قصہ سنایا مل کر کہو سبحان اللہ میں نے موسی اور خضرؑ کی باتیں سنائیں میں نے تمہیں بہت سارے اعلی معاملات بتائے اور پھر ذوالقرنین کی میں نے تمہیں خبر دے دی تو ان سب باتوں کے بعد زرا کہہ دو کہ میں بشر ہی ہوں اب کہہ دو کہ میں بشر ہوں۔

دنیا میں لوگوں کی دو اقسام

☆ پہلی قسم

آپ زرا غور کیجیے کتنے لوگ ہیں دنیا میں زرا دھیان رکھیے گا دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں کہ ایک طرف تو وہ لوگ ہوتے ہیں جو جب کسے کی خوبی دیکھتے ہیں کسی کی اعلی ہونے کی صفت دیکھتے ہیں یا کسی کی بہت بہتر دیکھتے ہیں تو اس سے نفرت شروع کر دیتے ہیں وہ اس سے نفرت کرتے ہیں ان سے حسد کرنے لگ جاتے ہیں اور وہ ان کو برا لگتا ہے وہ شخص چاہے وہ کتنا اعلی بلندیوں پر پہنچ جائے وہ شخص وہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں مانیں گے جس طرح آقا نے چاند کے دوٹکرے کیے بولو سورج کو پلٹایا بے شمار آپ کے معجزے لوگوں نے دیکھے لیکن حسد اتنا تھا کہ وہ حضور ﷺ کو ماننے سے انکار کرتے رہے یہ ہے پہلی category یہ پہلی قسم کے لوگ ہیں جو خوبی کو ہضم نہیں کر سکتے وہ سیدھا کہیں گے کہ ہم نہیں مانتے اور یہ اللہ کی طرف سے منحوس بدبختوں کی انتہا میں چلے جاتے ہیں اور یہ مبغوض لوگ ہیں اللہ کا غضب ان پر نازل ہوتا ہے حسد کی وجہ سے تکبر کی وجہ سے غرور کی وجہ سے۔

☆ دوسری قسم

اور دوسری قسم وہ ہے جب وہ لوگوں ک خوبیاں دیکھتے ہیں اچھائیاں دیکھتے ہیں کوئی اعلی صفت دیکھتے ہیں تو وہ ڈائریکٹ خدا ہی مان لیتے ہیں (استغفراللہ) کیا مان لیتے ہیں خدا مان لیتے ہیں عیسیؑ نے صرف زندہ کیا مردوں کو بہت تھوڑے کیے ہیں چند مردے زندہ کیے ہیں اور بن باپ کے پیدا ہوئے تو اس کے علاوہ چند اور آپؑ کے معجزات ہیں آپؑ کی سیرت میں لکھے ہوئے ہیں چند ایک ہیں اسی پر عیسیؑ کو بیٹا کہہ دیا کیا کہہ دیا بولو بیٹا کہہ دیا کہ یہ اللہ کا بیٹا ہے اور آج تک جو عیسائیوں کا بہت بڑا گروہ ہے وہ اسی پر قائم ہیں کہ عیسیؑ خدا کے بیٹے ہیں اور اس پر وہ کوئی کمپرومائز نہیں کرتے نہ وہ اس پر کوئی گفتگو کرتے ہیں نہ کوئی دلیل لیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ماننا ہی نہیں ہے اور یہ کہتے ہیں کہ عیسیؑ نے ہمارے لیے پھانسی لے لی تھی وہ ہمارے لیے کلیسا پر چڑھ گئے تھے لہذا

EAT DRINK AND BE MERRY

کھاؤ پیو موج مارو ہمارے گناہوں کی سزا عیسیٰؑ لے جا چکے لہذا ہم جنتی ہیں اور ایک طرف وہ ہیں جو اتنا پیار کر گئے کہ اس کو خدا بنا دیا حضرت عزیرؑ کو یہ بیٹا کہتے ہیں اللہ کا اور اسی طرح دیگر بھی نبیوں کے بارے میں اسی طرح معاملات ہیں تو دیکھیے کہ چونکہ یہ پہلے ہو چکا تھا نبیوں کو خدا کہا گیا شریک بنایا گیا خدا کا یہ سب کچھ ہوا تھا ابھی تازہ تازہ واقعہ عیسیٰؑ کا ہوا تھا جو بلکل ہی پچھلے نبی ہیں تو لہذا اللہ نے کمال یہ کر دیا کہ اب تو میں ایسا نبی بھیجنے والا ہوں جو سر سے پاؤں تک معجزہ بن کر آنے والا ہے جو تو ہر لمحہ ہی معجزہ دکھانے والا ہو گا جس کی آنکھیں معجزہ مل کر کہو سبحان اللہ جسکے بال معجزہ گس کا ماتھا معجزہ گس کے بال معجزہ جسکی داڑھی معجزہ جس کا سینہ معجزہ جس کا پورا جسم معجزہ جسکی باتیں موجزہ جسکے خیال معجزہ جو سراپا معجزہ بن کر آئے گا اس کو یہ کہنے والے ہیں اے نبی ﷺ تو پہلے ہی کہہ دے میں بشر ہوں ای نبی ﷺ تو اپنی زبان سے کہہ دے تو کیا یہ عزت کا اظہار ہے بے وقوفوں یا کہ ذلت کا بعض اس آیت سے مسلمانوں کے طبقہ کو گمراہ کرتے ہیں کہ دیکھو میں بشر ہوں تو خود وہ کچھ بھی نہیں ہیں وہ بشر ہیں اواس کا بیک گراؤنڈ دیکھو خود سورۃ کے معاملات دیکھو کہاں تک چلے گئے لہذا ایہ کہنا پڑا کہ اے نبی ﷺ تو ان سے کہہ دے اگر میں نے ان سے کہہ دیا تو یہ نہیں مانیں گے تو کافر ہو جائیں گے تو کہہ دے کہ میں بشر ہوں میں پھر بھی اللہ کا بندہ ہی ہوں اس لیے کہ میرے رب نے مجھے پیدا کیا میں اس کا بندہ ہوں تو یہ بشر ہونا تو عزت کا سبب ہوا اصل میں اسکے مختلف معنی ہیں بشر جو ہے اس کو بندہ بھی کہتے ہیں اور بشر جو ہے وہ مبشر کے معنوں میں بھی ہے بشارت دینے والا خوش خبری دینے والا تو یہ لفظ تو عزت والا ہے یہ تو اور عزت والا ہے کہ نبی ﷺ بشر ہے خوش خبری دینے والا ہے یہ تو اور برکت والا لفظ بن گیا اور عزت والا بن گیا تو تم کہتے ہو کہ یہ کیا بول رہے ہیں (اللہ)

تو آقا نے اپنی زبان سے جب یہ فرمایا ہو گا تو کیسی خوبصورت بات ہو گی سارے کے سارے شرک کا رد ہو گیا قیامت تک کوئی حضور ﷺ کو اللہ کا بیٹا نہیں کہہ سکتا عیسیٰؑ کو کہا اور بھی نبیوں کو حضور ﷺ کو کوئی اللہ کے ساتھ شریک نہیں کر سکے گا کوئی ایسی گفتگو آج تک کوئی ایسی بات کہی ہی نہیں جا سکی کہ آقا ایسے ہیں اس لیے کہ اپنی زبان سے اظہار کر گئے کہ میں بھی بشر ہوں میں بندہ ہوں (اللہ)

شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

حضور علیہ السلام کیسے بشر ہیں؟

تو کیسے بشر ہیں آپ ﷺ ایک ایسا بشر جس کے جسم پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔

ایک ایسا بشر جسکا پسینہ خشبودار ہے۔

ایک ایسا بشر جسکا سایہ ہی کوئی نہیں۔

ایک ایسا بشر وہ جب بولتا ہے تو آنکھوں سے چہرے سے اور منہ سے پھول جھڑتے ہیں۔

تم اس کو کیسا بشر سمجھتے ہو بھئی حضورؐ مدینہ سے باہر نکلتے ہیں تو راستے میں ایک اونٹ پسند آ جاتا ہے آپ ﷺ پوچھتے ہیں کہ یہ کس کا ہے تو ساتھ اس کے دو خادم کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارا مالک کھڑا کر کے گیا ہے ابھی وہ آئے نہیں اور کہا اچھا دام کیا ہے تو دام بتائے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے پسند ہے تو ایس اکہ ابھی پیسے میری جیب میں نہیں ہیں اس سے پہلے کہ کوئی اور نہ اس کو لے جائے تو میں اسکو لے جاؤں میں ابھی خادم کو بھیجتا ہوں وہ پیسے دے جائے گا انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے جناب لے جایے وہ اونٹ لے کر حضور ﷺ مدینہ پہنچ گئے ادھر تھوڑی دیر میں مالک آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ اونٹ کہاں گیا خادم کہتے ہیں کہ حضور وہ تو بک گیا ابھی ایک شخص آیا تھا وہ لے گیا تو کہا کہ لاؤ پیسے دام کہا جی وہ کہہ رہا تھا کہ ابھی بھیج دیتا ہوں تو ہم انتظار کر رہے ہیں وہ کہہ رہا تھا کہ ابھی تھوڑی دیر میں خادم آئے گا تو آقا کی اس بات کو جب دھرایا تو وہ مالک غصے میں آ گیا اس نے کہا کہ عجیب آدمی ہو بغیر پیسے کے بیچ دیا اگر وہ نہ آیا تو ایک ایک روپیہ تم سے لوں گا تو وہ دوسرا کہنے لگا حضور اصل میں آپ نے ان کو دیکھا نہیں (سبحان اللہ) آپ نے اصل میں انہیں دیکھا نہیں ہم نے انہیں دیکھا ہے وہ اتنا خوبصورت تھا کہ جب وہ بات کر رہا تھا تو ہمیں یوں لگ رہا تھا کہ خوشبوؤں کی لپٹیں اٹھ رہیں ہیں وہ دور سے چلتا ہوا آ رہا تھا ہم تو اسے دیکھتے ہی رہ گئے اور جب وہ بول رہا تھا تو ہمیں انکار کرنے کی ہمت ہی نہ ہوئی اور دوسرا کہنے لگا کہ تم نے جو بتا دیا بتا دیا میری بھی سن لو میں نے جب اسے بات کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے دیکھا کہ اس کے چہرے کی چمک سامنے پہاڑ کے اوپر پڑتی تھی جس کی چمک پہاڑ کے اوپر پڑے وہ عام بشر ہے اگر بشر بھی ہے تو سب سے اعلی بشر ہے سب سے بہترین بشر (اللہ)

ابھی یہ جھگڑا جاری تھا کہ پیچھے سے ایک عورت آتی ہے جو اسی مالک کی بیوی ہے اور وہ پوچھتی ہے کہ تم کیوں لڑ رہے ہو آپس میں کیا معاملہ ہے غصہ کیوں کر رہے ہو کہا یہ اونٹ انہوں نے میرا بیچ دیا تعریف اس کی بہت کر رہے ہیں تعریف بڑی کر رہے ہیں فلاں تھا فلاں تھا پیسہ کوئی لیا نہیں کہا ہاں ہاں میں دیکھ رہی تھی کھڑکی سے ایک شخص کھڑا تھا ان کے پاس کہا وہی کہا ہاں ہاں انہوں نے ہی اونٹ لیا وہ چلے گئے ہیں کہا اچھا اگر وہ نہ آیا تو پیسے میں دے دوں گی کہا کہ تم کیوں دو گی کہا کہ میں نے اک بار اس کو دیکھا اور اس کا چہرہ مجھے کسی جھوٹے کا چہرا لگا ہی نہیں وہ کسی سچے کا چہرہ ہی ہوسکتا ہے تو ایسا بشر **(اللہ اکبر)**

ایسا بشر کہ جب وہ اپنی دس انگلیاں ایک برتن میں ڈالتا ہے تو سات سو لوگ اس سے وضو کر لیتے ہیں وہ انگلیاں پانی نکا لیتیں ہیں لوگ وضو کرتے ہیں **(اللہ)**

ایسا بشر کہ وہ رات کے تھوڑے سے لمحے میں ہزاروں سال اللہ کے پاس رہ کر آتا ہے اور جب واپس آتا ہے تو بستر اسی طرح گرم رہتا ہے پانی اسی طرح چل رہا ہے اسی طرح محبت اور پیار کے انداز ہیں یہ عام بشر نہیں ہے بھائی اگر بشر کہا تو یہ **آقاؐ کی انتہا درجے کی عاجزی کو ظاہر کرنا ہے کہ اتنی کرم نوازیوں کے بعد بھی میں بشر ہوں میں کچھ نہیں میرا رب ہی سب کچھ ہے۔**

تو حضورﷺ نے واضح کر دیا کہ میرے پاس جو کرم ہے وہ یہ ہے کہ میرا اور تمہارا خدا ایک ہے بس تم بھی اسی وحدلاشریک کے بندے ہو اور میں بھی اسی کا پیدا کرتا ہوں اس کے علاوہ میرے ساتھ مقابلہ نہ کرنا تمہارا کوئی مقابلہ نہیں آقاؐ کا کلمہ بھی وہ نہیں جو ہم پڑھتے ہیں حضورﷺ کا یہ کلمہ نہیں تھا جو ہم پڑھتے ہیں ہم یہ پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو آپﷺ فرمایا کرتے تھے کہ لا الہ الا اللہ انا رسول اللہ پڑھو نہ محمد رسول اللہ اگر حضورﷺ کی جگہ انا لگاؤ گے تو کافر ہو جاؤ گے تمہارا تو کلمہ بھی ان جیسا نہیں ہے تو تم بشر ان جیسے بن سکتے ہو سبحان اللہ (اللہ)

ان کے لیے کوئی قید نہیں ہے جتنی چاہے عورتوں کے ساتھ شادی کریں کہا اے نبیﷺ تمہیں اجازت ہے جسے چاہو شادی کے لیے پسند کر و تمہارے لیے چار کے بعد قید ہے۔

حضورؐ کا جنازہ نہیں پڑھا گیا آپﷺ کا جنازہ پڑھا ہی نہیں گیا صحابہؓ آئے درود شریف پڑھتے رہے پہلے مرد آئے پھر عورتیں آئیں پھر بچے آئے پھر دیگر مخلوقات آئیں پھر فرشتے آئے حضورﷺ پر درود پڑھ کر چلے گئے تیرا جنازہ ہے جناب تو بشر کہہ رہے ہو آقاؐ کو آقاؐ تمہارے جیسے بشر ہیں **(اللہ)**

پھر آقاﷺ پر زکوۃ فرض ہی نہیں حلانکہ یہ باقاعدہ اسلام کا رکن ہے پانچواں رکن ہے زکوۃ حضورﷺ پر فرض ہی نہیں آپﷺ پر نہیں ہے لہذا اس قدر اعلی انداز کہ آپﷺ کے سارے معاملے الگ کر دیے

ان پر پانچ نمازیں فرض ہیں حضورﷺ پر چھ فرض تھیں آپﷺ تہجد بھی فرض کی طرح پڑھتے تھے اللہ نے کہا نفل پڑھیے اٹھ کر رات کو تہجد کے تو حضورﷺ پر فرض ہو گئی امت کے لیے نفل بنایا میں کیا کیا تعریف کروں خدا کی قسم (اللہ اکبر) میں جتنی بھی تعریف کروں تھوڑی ہے میں جتنی بھی گفتگو کروں کم ہے آقاؐ کے اوصاف ختم نہیں ہو سکتے۔

؎ وہ حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے نبیوں میں نبی ایسے امام الانبیاء ٹھہرے

تو اتنی اعلی برکت رکھتے ہیں تو یہ تو انہوں نے عاجزی کا اظہار کیا تم نے اٹھا کہ اسے پیش کر دیا کہ بشر ہیں پھر اس پر زرا عقیدہ واضح ہو گیا انشاء اللہ کہہ دو کہا کہ وحی کی جاتی ہے میری طرف تمہارا خدا وحدلاشریک ہے پس جو شخص امید لگائے رکھتا ہے اپنے رب سے ملنے کی تو اسے چاہیے کہ وہ وہ نیک عمل کرے اور اللہ سے ملنا چاہتے ہو تو اللہ برے لوگوں سے نہیں ملتا کبھی برے لوگون سے ملاقات نہیں ہوتی اس کی اس کی ملاقات اچھے لوگوں سے ہوتی ہے وہ نیک عمل کریں اور نہ شریک کریں اپنے رب کی عبادت میں کسی کو تو ہم ضرور اس سے ملیں گے اللہ کی ملاقات ہو گی اس سے اگر وہ نیکی کہ اعلی پیمانے کو achieve کر لیتا ہے اس کو وہ access کر جاتا ہے تو اللہ کی ملاقات سامنے ہے تو اللہ کبھی کسی برے سے نہیں ملا تو یہ ساری باتیں کر کے سورہ کھف کو سمیٹ دیا ہے اور میں آخر میں ایک لفظ کہہ دوں کہ یقیناً حق ادا نہیں ہوسکا یقیناً حق ادا نہیں ہوسکا یہ کلمات اتنے خوبصورت ہیں اتنے بڑے تھے کہ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے ہم نے اپنی کوشش کر کے حق ادا کرنے کی کوشش ضرور کی ہے لیکن

؎ جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اللہ مجھے اور آپ کو سورۃ الکھف کی برکت عطا فرمائے آمین